۱۳ صفرُ المُظفّر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:72)

ناپاک فرش بغیر دھوئے کیسے پاک ہوگا؟

- بہو کے دروازے پر پہرا رکھنے والی ساس 02
- پان گٹکا کھاتے ہوئے سلام کرنا کیسا؟ 05
- طوفانِ نوح میں زندہ رہنے والی بڑھیا 08
- میاں بیوی کی لڑائی ختم کرنے کا طریقہ 11

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ناپاک فرش بغیر دھوئے کیسے پاک ہوگا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک تمہارے نام مع شناخت (یعنی پہچان سمیت) مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی بہترین) الفاظ میں دُرودِ پاک پڑھو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناپاک فرش بغیر دھوئے کیسے پاک ہوگا؟

سُوال: اگر فرش ناپاک ہو جائے تو کیا دھو کر پاک کرنا ضروری ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: فرش یعنی زمین جس پر کچھ بچھا ہوا نہ ہو اگر ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کے لئے دھونا ہی ضروری نہیں ہے، اگر ہَوا سے بھی نَجاست خشک ہو گئی اور نَجاست کا رنگ، بُو اور چکناہٹ وغیرہ سارا اثر ختم ہو گیا تو وہ جگہ پاک ہو گئی، اُس پر نَماز پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ ایسی جگہ سے تیمّم نہیں کر سکتے۔[3]

پلنگ کے پاک حصّے پر تسبیح رکھنے کا حکم

سُوال: Bed (پلنگ) کے گدّے کے ایک حصّے پر کسی بچّے نے پیشاب کر دیا ہو تو دوسرے پاک حصّے پر تسبیح رکھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۳ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۱ھ بمطابق 12 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶۔

3 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الأول، ۱/۴۴۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! رکھ سکتے ہیں، کوئی حَرَج نہیں ہے۔

بَہو کے دروازے پر کچرا رکھنے والی ساس

سُوال: اگر ساس اُوپر کی منزل پر رہتی ہو اور اپنے گھر کا کچرا کسی تھیلی میں ڈال کر بَہو کے دروازے پر رکھ دیتی ہو تو بَہو کو کیا کرنا چاہئے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بَہو کو صبر کرنا چاہئے اور کچرا اُٹھا کر کچرا کونڈی تک پہنچانے کا سبب کرنا چاہئے۔ اگر یہ ساس سے لڑے گی تو گھر میں رہ نہیں سکے گی، اِس لئے اپنی ساس کی خدمت اور دلجوئی کرے۔ البتہ ساس اگر یہ سب بَہو کو ستانے کے لئے کرتی ہے تو وہ گُناہ گار ہو گی۔

ساس کی غیبت کرنے والی بَہو

سُوال: بَہو جو اپنی ساس کے بارے میں مختلف جگہوں پر گفتگو کرتی ہے کیا وہ غیبت کہلائے گی؟(رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بَہو کا ساس کے عُیُوب پیٹھ پیچھے برائی کے لئے بیان کرنا غیبت ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساس میں جو خطا نہیں ہوتی وہ بھی ساس کو عطا کر دی جاتی ہے کہ ”میرے شوہر کے کان بَھرتی ہے، کل تو میرا شوہر بہت ناراض تھا، ساس نے ایسے کان بھرے تھے کہ مجھے مارنے ہی والا تھا، میں نے رو رو کر ہاتھ جوڑے اور معافی مانگی تب چھوڑا، ایسا چڑھاتی ہے میرے شوہر کو، جادو بھی کرتی ہے، میرے شوہر کا دِماغ الٹ دیا ہے“ وغیرہ۔ ایسی صورت میں یہ گفتگو تہمت کہلائے گی جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔[1] ساس کی بُرائیاں کرنے والی بَہو اچھی عورت نہیں ہوتی، اگر اِسلامی بہنوں کے سامنے کوئی عَورت اپنی ساس کی بُرائی کرے تو اُنہیں چاہئے کہ اپنے کان بند کر لیں اور یہ ذِہن بنا لیں کہ جو اپنی ساس کے بارے میں اُلٹا سیدھا بتا رہی ہے وہ کل مجھے بھی نہیں بخشے گی اور میرے بارے میں بھی بتایا کرے گی۔ اِس طرح کا قول بھی ہے کہ جو کسی کی غیبت یا چغلی تمہارے پاس کرتا ہے وہ دوسروں کے سامنے تمہاری بھی غیبت اور چغلی کرے گا۔[2]

---

1 ..... بہارِ شریعت، ۳/۵۳۸، حصہ:۱۶۔

2 ..... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۳/۱۹۳- احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۴۷۵۔

www.dawateislami.net

بد قسمتی سے عَورتوں میں غیبت اور چغلی کی عادت بہت زیادہ اور ہول سیل میں پائی جاتی ہے۔ ساس بھی اپنی بَہو کو نہیں چھوڑتی کہ ”جب سے یہ چڑیل گھر میں آئی ہے تب سے ایسا ایسا ہو رہا ہے“۔ اگر ساس، بَہو، ماں اور بیٹی ایک دوسرے کے خلاف بولنا چھوڑ دیں تو ہمارا مُعاشَرہ امن کا گہوارہ بن جائے، بہت ساری مصیبتیں دور ہو جائیں اور چاروں طرف امن ہو جائے، بَرَکتوں کا نُزول ہوتا رہے اور دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا انبار لگ جائے۔

مرد بھی عَورتوں سے پیچھے نہیں ہیں، یہ بھی ایک دوسرے کو کوٹتے (مذمّت کرتے) ہی رہتے ہیں۔ دو شخص بیٹھے ہوں اور کوئی تیسرا ملنے آئے تو ایک کہے گا: ”اوہ اوہ، کہاں تھے بھائی؟ بڑے دنوں بعد مُلاقات ہوئی“ یوں سلام دُعا کر کے اُسے دھنیے کے پیڑ پر چڑھا دیتے ہیں، دھنیے کا درخت ہوتا نہیں ہے، لیکن جسے خوامخواہ چڑھایا جائے اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ”دھنیے کے پیڑ پر چڑھا دیا۔“ جب وہ شخص چلا جاتا ہے تو جس نے آؤ بھگت کی ہوتی ہے وہ کہتا ہے: ”یہ مصیبت کہاں ٹپک پڑی، اِتنا ٹائم لے لیا، بڑی چکنی کی اِس نے، ایسا ہے، ویسا ہے“ اِس طرح اُس کی بُرائیاں شروع کر دیتا ہے۔ جب ہمارے ہاں ایسا ماحول ہے تو ہم سکھی کیسے ہوں گے!! بَرَکتیں کیسے ملیں گی!! خوشیاں کیسے حاصل ہوں گی!! اِنہی چیزوں کی وجہ سے رنج، غم، Tension (ذہنی دباؤ) اور صدمہ عام ہو رہا ہے، بیماریاں، قرض داریاں اور مارا ماریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اگر ہماری زبان پر لگام پڑ جائے تو شاید ہم بہت سے منزلیں طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اللہ کریم ہم سب کو اچھا کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جماعت کے دوران خالی جگہ بھرنے کے لئے ساتھ ملنا

سُوال: نماز کی جماعت کے دوران کوئی شخص برابر سے چلا جائے تو کیا ساتھ والا خالی جگہ پُر کرنے کے لئے مِل سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ساتھ مِلنا ہو گا اور Gap (خلا) بند کرنا ہو گا۔ اِمام کے سیدھے ہاتھ کی طرف جو کھڑا ہے وہ اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف بڑھے اور جو اُلٹے ہاتھ کی طرف کھڑا ہے وہ سیدھے ہاتھ کی طرف بڑھے۔ پچھلی صف میں سے بھی کوئی شخص ایک یا دو قدم میں آگے آ کر Gap بند کر سکتا ہے۔[1]

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ۱/۸۹۔

www.dawateislami.net

جُمعہ کی نماز سے پہلے کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: جُمعہ کے دن مزدوری کرنا اور جُمعہ سے پہلے کھانا کھالینا جائز ہے؟(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! مزدوری بھی کر سکتا ہے اور جُمعہ سے پہلے کھانا بھی کھا سکتا ہے، بلکہ اگر بھوک لگی ہو تو کھانا کھا کر ہی نماز ادا کرنی چاہئے ورنہ دل نماز میں لگنے کے بجائے کھانے میں ہی اٹکا رہے گا۔ لیکن مزدوری یا کھانے کی وجہ سے نماز اور خطبہ متأثّر نہیں ہونا چاہئے۔ جب اذان سُن لے تو واجِب ہے کہ مسجد پہنچنے کی کوشش کرے،[1] کھانا کھا رہا ہو تو جلدی ختم کرلے، یوں ہی اِستنجا وغیرہ کی مصروفیات سے بھی جلد فارِغ ہولے۔ اذان کے بعد جب نماز کے لئے مسجد کی طرف آ رہے ہوں تو اب خرید و فروخت نہیں کر سکتے۔[2]

مخصوص ایّام میں نماز کا سُوال ہو تو کیا کہا جائے؟

سُوال: عورت سے مخصوص ایّام میں کوئی یہ پوچھے کہ "تم نے نماز پڑھ لی؟" تو وہ کیا جواب دے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر یہ کہے گی کہ میں نے پڑھ لی ہے تو یہ جھوٹ ہو گا، توریہ[3] بھی نہیں کر سکتی کہ مثلاً یہ سوچ کر کہ "میں نے ایک مہینا پہلے نماز پڑھی تھی یا یہ ایّام شروع ہونے سے پہلے پڑھی تھی" یہ کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، کیونکہ یہ توریہ کا مقام نہیں ہے۔ اُسے چاہئے کہ یہ کہہ دے: "میری اِس وقت نماز نہیں ہے، میں نماز نہیں پڑھ سکتی" یہ جواب دینے میں حرج نہیں ہے۔

کئی سجدۂ تِلاوت ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی کے کئی سجدۂ تِلاوت رہ گئے ہوں تو اُن کو ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جتنے سجدے رہ گئے ہیں وہ ادا کرے، اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سجدہ کرے، سجدے میں تین بار "سُبْحٰنَ رَبِّیَ

---

1. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، ١/١٤٩۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، ١/١٤٩۔
3. توریہ کی تعریف: ایسا لفظ یا فعل جس کے ظاہری معنیٰ کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ مُراد لیا جائے جو صحیح ہے۔ مثلاً کسی کو کھانے کے لیے بلایا، وہ کہتا ہے: میں نے کھانا کھالیا۔ اِس کے ظاہِر معنیٰ یہ ہیں کہ اُس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے۔ (بہار شریعت، ٣/٥١٨، حصّہ:١٦ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

الْاَعْلٰی'' پڑھے۔ پھر بیٹھ جائے اور دوبارہ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر اُسی طرح کرے، یوں جتنے سجدے ہیں سب مکمّل کرلے۔[1]

سجدۂ تِلاوت کے لئے باوُضو ہونا، قبلہ رُخ ہونا اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔[2]

پان گٹکا کھاتے ہوئے سلام کرنا کیسا؟

سُوال: اگر پان گٹکا وغیرہ کھا رہے ہوں تو کیا سلام کرسکتے یا سلام کا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر مُنہ میں پان گٹکا ہے اور سلام کے تلفظ صحیح ادا ہو رہے ہیں تو سلام کر بھی سکتے ہیں اور جواب بھی دے سکتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ جیسے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور دوسرا کوئی آکر سلام کرے تو اگر گنجائش ہے کہ بولے گا تو تلفظ ادا ہو جائیں گے تو جواب دے سکتا ہے۔ البتہ جو کھانا کھا رہا ہو اُس کو سلام نہ کیا جائے، کھانا کھانے والے پر سلام کا جواب دینا بھی واجِب نہیں ہے۔[3]

بچّے کو تسبیح پڑھانا کیسا؟

سُوال: کسی بچّے کو تسبیح دے کر اللہ اللہ کا ذِکر کروانے میں کوئی حَرَج تو نہیں ہے؟

جواب: حَرَج کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ تو اچھا کام ہے، بچّوں کو ذِکر کی عادت ڈالنی اور تسبیح پڑھانی چاہئے، اِنہیں آسان ذِکر جیسے ''اللہ اللہ'' کرنا سکھایا جائے۔ بڑوں کو بھی ذِکر کی عادت ڈالنی چاہئے کہ جب فارِغ ہوں تو مُنہ بند کر کے بیٹھنے کے بجائے ''اللہ اللہ'' کرتے رہیں، ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ'' یا دُرُودِ پاک پڑھتے رہیں۔ البتہ مُنہ بند کر کے اِس لئے بیٹھا ہے کہ مدینے، موت یا آخرت کے تصوُّر میں مشغول ہے تو یہ بھی عبادت ہے۔ بندے کو ثواب کا کوئی نہ کوئی کام کرتے رہنا چاہئے۔ پہلے کے دور میں بچّوں کو قبر کے سُوال جواب سکھائے جاتے اور سُوْرَۃُ الْمُلْك یاد کروائی جاتی تھی،[4] جبکہ

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/۱۳۵۔

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۶۹۹۔ سجدۂ تِلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللہُ اَکْبَر کہنا سُنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔ (بہار شریعت، ۱/۷۳۱، حصہ:۴)

3 ...... درمختار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۶۔

4 ...... درمنثور، پ۲۹، الملك، تحت الآیۃ: ۱، ۸/۲۳۳۔

www.dawateislami.net

آج کل بچّوں کو گانے اور گالیاں یاد ہوتی ہیں، کارٹونوں کے کرتب کرنا جانتے ہیں، ماں باپ بھی اُنہیں صرف دنیا ہی سکھاتے ہیں، Tenses (گردانِ فعل) اور Poems (نظمیں) یاد کرواتے ہیں، بچّوں کو نہیں آتا تو اللہ رسول کا نام نہیں آتا، کلمہ نہیں پڑھ سکتے، دُرُود شریف اُن کی زبان سے ادا نہیں ہوپاتا، حالانکہ باقی سب چیزیں بول رہے ہوتے ہیں۔ ایسے بچّوں کو نَماز آنا یا نہ آنا تو بہت دُور کی بات ہوگئی۔ یہ تو اُن گھرانوں کا حال ہے جو دِین کے قریب مانے جاتے اور دِین کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جو گھرانے بالکل ہی دِین سے دُور ہیں وہاں تو شاید ماں باپ کو بھی کلمہ نہ آتا ہو۔ یہ واقعی اَلمیہ ہے جس کی طرف کسی کی توجّہ ہی نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے   اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

بے ہوش مریض کی عیادت کیسے کی جائے؟

سُوال: کوئی مریض بے ہوش ہو، اُس کی عیادت کیسے کی جائے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جاکر اُسے دیکھیں، اُس کے لئے دُعا کریں اور اُس کے رِشتے داروں کو تسلّی دیں۔ اگرچہ بے ہوشی کی وجہ سے آپ مریض سے عیادت نہیں کرسکتے لیکن مریض کے پاس جاتو سکتے ہیں، یوں ہی اُس کے عزیزوں کے ساتھ ہمدردی بھی کرسکتے ہیں کہ وہ اُس کی بے ہوشی کی وجہ سے زیادہ پریشان ہوں گے۔ غم خواری ضرور کرنی چاہئے۔

بعدِ اِنتقال ساس کی اَمانت کسے دی جائے؟

سُوال: میری ساس کا دو دن پہلے اِنتقال ہوا ہے، میرے پاس اُن کے 5000 روپے اَمانت رکھے ہوئے ہیں، کیا میں وہ پیسے کسی غریب کو دے سکتا ہوں؟

جواب: جی نہیں! وہ پیسے ساس کے وُرَثا کو پیش کرنے ہوں گے،[1] اُن پیسوں کو صدقہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اگر سارے وُرَثا بالغ ہوں اور سب اِجازت دے دیں کہ راہِ خُدا میں خرچ کردو تو پھر دے سکتے ہیں۔ اگر کوئی ایک وارِث اِجازت نہ دے تو اُس کا حصّہ الگ کرکے اُسے دے دیا جائے اور باقی صدقہ کردیا جائے۔ اگر کوئی وارِث نابالغ ہو تو اُس کا

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الودیعۃ، الباب السابع فی رد الودیعۃ، ۴/۳۵۴۔

www.dawateislami.net

حصّہ الگ کرنا ہی پڑے گا، کیونکہ نابالغ کی رقم اُس کی اِجازت سے بھی خیرات نہیں کی جاسکتی۔[1]

آج کل وِراثت بانٹنے کا رَواج کم ہو گیا ہے۔ جب کسی کا اِنتِقال ہو جاتا ہے تو اُس کی ساری چیزیں یہاں تک کہ سُوئی، دھاگہ، Pen (قلم)، چشمہ، گھڑی، کپڑے، بنیان اور رُومال وغیرہ سب کچھ وارِثوں کا حق بن جاتا ہے، لیکن جس کا جتنا حق ہو تا ہے اُس کو اُتنا مِل نہیں پاتا۔ جو بڑی جاگیریں ہوتی ہیں جیسے Building (عمارت) اور دُکانیں وغیرہ، تو ایک کہتا ہے کہ "میں نے زیادہ محنت کی تھی، میں لوں گا" جبکہ دوسرا کہتا ہے کہ "نہیں، میں نے زیادہ محنت کی تھی، میں لوں گا" کوئی نشانی کے طور پر رکھنے کے لئے Pen اُٹھالیتا ہو گا تو کوئی عینک پر قبضہ جمالیتا ہو گا، یوں ہی گھڑی بھی چھاپ (لے) لی جاتی ہو گی۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے، عُلَما کی خدمت میں حاضِر ہو کر مسئلہ حل کرنا چاہئے۔ شریعت نے جس کا جو حصّہ طے کیا ہے وہ اُسے دینا ہی ہو گا، اپنی مرضی سے کم زیادہ نہیں کر سکتے۔ اِس کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "مالِ وِراثت میں خیانت نہ کیجئے"[2] کا مُطالعہ کیجئے، آپکو وِراثت تقسیم کرنے کی حاجت نہ بھی ہو تب بھی علمِ دین حاصل کرنے اور ثواب کمانے کے لئے اِس رسالے کا مطالعہ کر لیجئے، اِس سے اِنْ شَآءَ اللہ بہت معلومات حاصل ہوں گی۔

کٹا ہوا ہاتھ یا پاؤں کہاں دفن کیا جائے؟

سُوال: بیماری کی وجہ سے کسی کا ہاتھ یا ٹانگ کاٹ دی جائے تو کیا اُسے بھی قبرستان میں دفنانا ضروری ہے؟

جواب: میّت کو بھی قبرِستان ہی میں دفنانا شرط نہیں ہوتا، اگر کسی اور جگہ بھی دفنا دیا جائے گا تو فرض پورا ہو جائے گا۔ اِسی طرح ہاتھ یا ٹانگ وغیرہ کو بھی کسی کپڑے میں لپیٹ کر قبرِستان یا کسی اور جگہ دفن کیا جاسکتا ہے۔ ہاں! اِتنا ضرور ہے کہ قبرِستان کے علاوہ کہیں اور دفن کرنے میں یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ وہ جگہ کسی اور کی ملکیت نہ ہو۔[3] آج کل چونکہ

---

1. ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲، حصّہ: ۴ ماخوذاً۔
2. ...... یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی "مجلسِ اِفتاء" کی پیشکش ہے اور اِس کے 42 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں "تقسیمِ میراث کی اَہمیت، میراث سے متعلق بزرگانِ دین کی اِحتیاطیں، میراث تقسیم کرنے کے فوائد، میراث تقسیم نہ کرنے کے نقصانات اور میراث سے متعلق شرعی اَحکامات" بیان کئے گئے ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
3. ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی دفن المیت، ۳/ ۱۷۱۔

www.dawateislami.net

قوانین بھی بنے ہوئے ہیں، اِس لئے اگر ہر شخص اپنی مرضی سے قبریں بنانا شروع کرے گا تو نِظام چلنا مشکل ہو جائے گا۔ مُناسِب یِہی ہے کہ میّت ہو یا ہاتھ اور پاؤں وغیرہ، اُنہیں قبرِستان میں ہی دفن کیا جائے۔

طُوفانِ نوح میں زندہ رہنے والی بُڑھیا

سُوال: جب حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں طوفان آیا تھا تو کیا کشتی میں موجود افراد کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمان اِنتقال کر گئے تھے؟

جواب: جی ہاں! البتہ ایک بُڑھیا کا قصّہ ملتا ہے کہ وہ اپنی جھونپڑی کے اندر نماز میں مشغول تھیں اور کشتی میں سُوار نہ ہوئی تھیں۔ طوفان آیا اور چلا گیا، لیکن وہ بُڑھیا زندہ سلامت رہیں۔ بعد میں جب اُن سے اِس بارے میں پوچھا گیا تو کہا: مجھے تو خبر ہی نہیں کہ کب طوفان آیا اور کب چلا گیا!! میں تو اللہ پاک کی عبادت میں مشغول تھی۔ [1] یہ ایک حکایت نقل کی گئی ہے، حقیقتِ حال اللہ پاک جانتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطنتِ عُمّان میں اُن بُڑھیا کا مزار بھی ہے۔ میری ابھی تک حاضِری نہیں ہوئی۔

سیرتِ اعلیٰ حضرت معلوم کرنے کے لئے کونسی کتاب پڑھی جائے؟

سُوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت معلوم کرنے کے لئے کون سی کتاب کا مُطالعہ کرنا چاہئے؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پر بہت سی کتابیں ہیں، لیکن اُن سب کا ماخذ "حیاتِ اعلیٰ حضرت" ہے جو خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی ظفر الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیف ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہت صحبت پائی اور تین جلدوں میں یہ کتاب لکھی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پر جو کتابیں لکھی جاتی ہیں اُن کا مواد عُموماً "حیاتِ اعلیٰ حضرت" سے ہی لیا جاتا ہے۔ جیسے سرکارِ غوثِ اَعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پر لکھی جانے والی کتابیں عُموماً "بَہْجَۃُ الْاَسْرَار" سے لکھی جاتی ہیں جو بہت بڑے بُزُرگ حضرتِ علّامہ علی بن یوسف شَطَّنَوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت پر عَرَبی زبان میں لکھی ہوئی بہت پُرانی کتاب ہے۔

---

[1] ...... تفسیر روح البیان، پ۱۲، الھود، تحت الآیۃ: ۴۱، ۴/۱۲۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سیرت نگار کو ہر بات پہنچ جائے یہ ضروری نہیں ہوتا، بعض باتیں اپنے طور پر بھی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ ”بریلی سے مدینہ“ ہے، اِس رسالے کے اندر میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جو مجھے اپنے تجرِبات اور بُزُرگوں کی ملاقات سے Direct (بلاواسطہ) معلوم ہوئی ہیں اور وہ باتیں ”حیاتِ اعلیٰ حضرت“ میں موجود نہیں ہیں۔ اِسی طرح اور بھی کئی کتابیں ہو سکتی ہیں جن میں لکھنے والوں کو Direct معلومات حاصل ہوئی ہوں اور اُنہوں نے کتاب میں شامل کر دی ہوں۔

کھانے اور کھلانے کا نظم و ضبط سیکھنا ہو تو۔۔۔

سُوال: تقریبات یا لنگرِ عام میں کھانے اور کھلانے کے نظم وضبط کا مُظاہرہ نظر نہیں آتا، اِس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟[1]

جواب: ایسا تربیت کی کمی اور عُلَمائے کِرام کَثَّرَہُمُ اللہُ السَّلَام و دینی ماحول سے دُوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول کی بات کروں تو یہاں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہزاروں اِسلامی بھائی لنگر تناوُل کرتے ہیں اور 100 سے بھی زیادہ دیگیں اُن میں تقسیم کی جاتی ہیں، لیکن کوئی لُوٹ مار یا شور شرابا نہیں ہوتا، سب مِل جُل کر کھاتے ہیں۔ ہفتہ وار اِجتماع میں ہر جمعرات کو حلقوں میں کھانے کی ترکیب ہوتی ہے، اِسی طرح رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہزاروں مُعْتَکِفِین سحری و اِفطاری کرتے ہیں، لیکن نظم وضبط میں کہیں خَلَل نہیں آتا، سب اپنی جگہ بیٹھے ہوتے ہیں، خیر خواہ اِسلامی بھائی اُنہیں کھانا پیش کرتے ہیں اور سب تسلّی سے کھاتے ہیں۔ بالفرض کھانا ختم بھی ہو جائے تب بھی کوئی مارا ماری یا لڑائی نہیں کرتا۔ یہ سب تربیت اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت ہے۔

جو لوگ تقریبات وغیرہ میں مارا ماری کرتے ہیں اُنہیں چاہئے کہ فیضانِ مدینہ میں رَمَضان شریف میں اِعتِکاف کرلیں، یا عنقریب ربیع الاوّل کا چاند جلوہ گر ہو گا اور ”مَرحَبا یا مصطفٰے“ کی دُھوم سے فضا گونج اُٹھے گی تو 12 مَدَنی مذاکَروں کا سلسلہ شروع ہو گا جن میں شرکت کے لئے مختلف ملکوں اور شہروں سے عاشقانِ رسول 12 دن، 10 دن اور تین دن کے لئے تشریف لاتے اور تینوں ٹائم کا کھانا تَناوُل کرتے ہیں، تو اِن دنوں میں فیضانِ مدینہ آجائیں اور Discipline (نظم و

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ضبط) دیکھ لیں کہ کتنے پیارے انداز سے لنگر کھایا اور کھلایا جاتا ہے۔ جب قریب سے یہ نظم وضبط دیکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ سیکھ جائیں گے۔ Discipline تو اِسلام اور مسلمان کا حُسن ہے جو ہمیں پانچ وقت کی نمازوں سے سیکھنے کو ملتا ہے۔ فیضانِ مدینہ میں آنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہاں مختلف زبانوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے بلوچی، پنجابی، پٹھان اور سندھی وغیرہ سب آپ کو ایک ساتھ بغیر کسی تعصّب کے ملے بیٹھے نظر آئیں گے، کیونکہ جب اِنہوں نے عَرَبی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھ لیا تو سب ایک ہی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاہنے والے اور ایک ہی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام بن گئے۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا　　　جس کے حُضور ہوگئے اُس کا زمانہ ہوگیا

حُروفِ مُقَطَّعات والی جیولری پہننا کیسا؟

سُوال: آج کل خواتین ایسی Jewellery (زیور) پہنتی ہیں جن پر کلمہ شریف، حُروفِ مُقَطَّعات اور اللہ پاک کے نام لکھے ہوتے ہیں، اِس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حُروفِ مُقَطَّعات تو قرآنی آیات ہوتی ہیں، اِن کو بے وُضو پہننا جائز نہیں ہوگا،[1] کیونکہ یہ بدن سے Touch (مَس) ہوں گے۔ باوُضو پہنیں تو جائز ہے۔ البتہ کلمہ شریف وغیرہ اگر لکھا ہے تو وہ بے وُضو بھی پہن سکتے ہیں۔ اِس قسم کی Jewellery میں یہ اِحتیاط کرنی ہوگی کہ Washroom (طہارت خانے) جانے سے پہلے اِنہیں اُتارنا ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی Jewellery پہنی ہی نہ جائے، کیونکہ اگر آیاتِ قرآنی ہیں تو وُضو کا مسئلہ بنے گا اور باقی عِبارات میں بے اَدَبی کی صُورت بن سکتی ہے، اِس لئے مختلف Designs (نمونوں) والی Jewellery جس پر پُھول اور بیل بوٹے وغیرہ بنے ہوئے ہوں وہ پہنی جائیں، تاکہ بے اَدَبی کا خطرہ ہی ٹَل جائے۔ Design بھی ایسا ہونا چاہئے جو جائز ہو، جاندار کی تصویر وغیرہ نہ ہو۔[2]

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۳۲۶، حصّہ:۲۔
2. دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۶ مفهوماً۔

مُرید گناہ کرے تو پیر صاحِب ناراض ہو جاتے ہیں؟

سُوال: اگر کوئی مُرید گناہ کرتا ہے تو کیا پیر صاحِب ناراض ہو جاتے ہیں اور اُن کا فیضان کم ہو جاتا ہے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: گناہ کرنے سے پیر ناراض ہو یا نہ ہو، اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، اِس لئے اللہ پاک کی ناراضی سے بچنا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ پیر کی ناراضی سے بچنے کے لئے گناہ نہ کرے اور اللہ پاک ناراض ہوتا ہو تو ہو جائے، نَعُوْذُ بِاللہ۔ گناہ اللہ پاک کی نافرمانی ہے اور گناہ کرنے والے سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوش نہیں ہو سکتے، پیر کا نمبر تو بعد میں آئے گا، اِس لئے اللہ پاک کے خوف سے اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم کرتے ہوئے گناہ چھوڑنا چاہئے، گناہ ہر حال میں قابلِ ترک ہے، اِسے چھوڑنا ہی ہوگا۔

میاں بیوی کی لڑائی ختم کرنے کا طریقہ

سُوال: میاں بیوی کے درمیان ناچاقی، نااتّفاقی اور لڑائی جھگڑا ہو جائے تو اِس کا کیا حل ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے، اگر میاں کو کہیں کہ تم مُعافی مانگو تو وہ کہے گا کہ میں کیوں معافی مانگوں؟ یہ مُنہ پھٹ ہے۔ اگر بیوی سے کہیں کہ تم مُعافی مانگو تو وہ بولے گی کہ میں کیوں مانگوں؟ اِس نے مجھے ایسا بولا تھا۔ اِس لئے اگر دونوں تھوڑا تھوڑا جھک جائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ البتہ صحیح بات یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (پ۵، النسآء: ۳۴) (ترجمۂ کنزالایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر) تو مرد عورت پر حاکم ہے، اِس لئے عورت مرد کی اِطاعت کرے گی، مرد عورت کی اِطاعت نہیں کرے گا، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرد ظلم کرتا، مار دھاڑ کرتا اور جھاڑ تا رہے، ایسا نہیں چلے گا، اگر مرد ظلم کرے گا تو اُسے عورت سے مُعافی مانگنی پڑے گی، اگر اَڑی کرے گا کہ ”میں عورت سے مُعافی مانگوں؟ بیوی سے مُعافی مانگوں؟ میں مانگوں؟ لوگ کیا کہیں گے؟“ تو یاد رہے کہ اگر آخرت میں اللہ پاک نے فرمادیا کہ اِسے جہنّم میں لے جاؤ، تو پھر کیا کریں گے؟ اِسی طرح اگر عورت زبان درازی کرے گی، بولتی چلی جائے گی، زبان نکالتی رہے گی اور برتن کی توڑ پھوڑ مچائے گی تو پھر اُسے مُعافی مانگنی ہوگی۔ جس نے بھی ظلم کیا ہو اُسے

www.dawateislami.net

مُعافی کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنی ہوگی۔ عام طور ذِہنی ہم آہنگی کا فقدان ہوتا ہے جو برسوں تک چلتا ہے، پھر ایک دوسرے کی پہچان ہو جاتی ہے، بچّے وغیرہ ہو جاتے ہیں تب عُموماً جھگڑے وغیرہ کم ہو جاتے ہیں۔ بہر حال! لڑنا نہیں چاہئے، گجراتی کی کہاوت ہے: ”جو نَمیو اُو اللہ نے گَمیو“ یعنی جو جھکتا ہے وہ اللہ کو پسند آتا ہے۔ قُصور نہ بھی ہو تو مسکرا کر مُعافی مانگ لینی چاہئے۔ مُعافی مانگنے میں بھی بعض اَوقات انداز اَڑی والا ہوتا ہے کہ ”اے! مُعاف کرتی ہے کہ نہیں؟ کتنی بار مُعافی مانگوں؟ پاؤں پڑوں تیرے؟ نہیں پڑوں گا، مُعاف کرتی ہے تو کر، نہیں تو جا اپنی ماں کے پاس“ یہ مُعافی کا طریقہ نہیں ہے، اگر بُھول ہو جائے تو عاجزی، اِنکساری، خوش دِلی اور اچھے ذِہن سے مُعافی مانگنی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ دِل صاف ہو جائے گا۔ ہنس بول کر زِندگی گُزاریں گے تو صحّت بھی اچّھی رہے گی، گھر بھی آباد ہو گا اور بچّوں کی تربیت بھی اچّھی ہو گی۔ ورنہ اگر آئے دن جنگِ عظیم چھِڑتی رہی اور بولا بولی ہوتی رہی تو بچّے بھی بولا بولی دیکھ کر مارا ماری سیکھ جائیں گے۔ اِس لئے بچّوں پر بھی رَحم کیا جائے۔ لڑائی لڑائی مُعاف کرو، اپنا دل صاف کرو اور مُعاف کرنا اِختیار کرو۔ مُعاف کرنا پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے۔ (1) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے خون کے پیاسوں کو بھی فتحِ مکّہ کے موقع پر مُعافی عطا فرمادی تھی۔ (2) قرآنِ کریم میں بھی اللہ پاک نے آپ سے فرمایا ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) (ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو)۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب بھی مُعافی مانگنے کا موقع آئے گا تو آپ کے سامنے شیطان آئے گا کہ ”تو نے مُعافی مانگی تو سامنے والا سر پر چڑھ جائے گا کہ دیکھا! قُصور کیا تھا جبھی تو مُعافی مانگی، میں ہوں ہی مظلوم اور بے قُصور“ اِس طرح کے وسوسے آئیں گے، لیکن آپ نے شیطان کو بھگانا ہے، کیونکہ مُعافی مانگنے سے عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ جب ایک پارٹی مُعافی مانگے تو دوسری بھی مُعافی مانگ لے، بلکہ دوسری پارٹی پہلی والی پارٹی سے زیادہ مُعافی مانگے، اگر پہلی والی نے ہاتھ جوڑ کر مُعافی مانگی ہے تو دوسری والی پاؤں چُھو کر مُعافی مانگ لے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اچّھی طرح دل صاف ہو جائے گا۔ اللہ کریم ہمارے گھروں کو اَمن کا گہوارہ بنائے۔

---

(1) مسلم، کتاب البر و الصلة و الآداب، باب استحباب العفو و التواضع، ص۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲۔

(2) مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۹۳۔

www.dawateislami.net

”فیضانِ نماز“ کا تعارف

سُوال: آپ اپنی نئی کتاب ”فیضانِ نماز“ کے بارے میں کچھ بتایئے، تاکہ اِس کتاب کی طرف رغبت میں اِضافہ ہو۔

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ”فیضانِ نماز“ میں تقریباً آٹھ عُنوانات ہیں:۔ (1) نماز پڑھنے کے ثَوابات (2) پانچ نمازوں کے فضائل (3) جماعت کے فضائل (4) مسجد کے فضائل (5) سجدے کے فضائل (6) خُشوع و خُضوع سے نماز پڑھنے کے فضائل (7) نماز نہ پڑھنے کے عذابات (8) عاشقانِ نَماز کی 86 حِکایات۔ اِن عُنوانات کی تفصیلی فہرست آخر میں دی گئی ہے۔ اِس کتاب کے تقریباً 600 Pages (صفحات) ہیں اور یہ ہماری درس کی کتاب بھی ہے، جس طرح فیضانِ سُنّت کا درس دیتے ہیں تو اِس سے بھی درس دیا جائے گا، بلکہ یہ فیضانِ سُنّت جلد 3 ہی کا ایک باب ہے۔ اگر آپ مُطالعے کا شوق رکھتے ہیں اور آپ نے دیگر کتابیں بھی پڑھ رکھی ہیں تو جب آپ ”فیضانِ نماز“ کا مُطالعہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو پتا چلے گا کہ نماز کے عُنوان پر یہ کتاب دوسری کتابوں سے بالکل منفرد اور ہٹ کر ہے۔ اِس لئے مسجدوں اور گھروں میں اِس کا درس دیں، خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ بے نمازی پڑھے تو اِنْ شَآءَ اللہ نمازی بن جائے، نمازی پڑھے تو اُس کا نماز میں مزید دل لگے۔ اِس میں معلومات تو اِتنی ہے کہ شاید آپ کو اِتنا کچھ معلوم ہو، سجدے کے عُنوان پر اِس میں بہت معلومات اور بہت سارے صفحات ہیں، جب آپ پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ سجدے کے کتنے فضائل اور اَحکامات ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوگا کہ سجدے سے کیا بَرَکتیں ملتی ہیں؟ کون سے سجدے میں دُعا قبول ہوتی ہے؟ اور کس طرح دُعا کرنی چاہئے وغیرہ۔ اِس کا مطالعہ کیجئے اور خرید کر تقسیم کیجئے، تقسیم کرنے کا ثواب سب سے پہلے سرکار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نذر کیجئے، پھر غوثِ پاک، غریب نواز، اعلیٰ حضرت، تمام بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم، والدین اور دیگر عزیزوں کو اِیصالِ ثواب کیجئے۔ اِسی طرح مسجد میں درس دینے والوں کو دیجئے، عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور خطیبوں کو دیجئے کہ اُن کے لئے اِس میں بیان کا بہت مواد ہے، اِنْ شَآءَ اللہ اُن کے دل سے دعائیں نکلیں گی۔ اِس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ اُردو جتنی ہو سکے آسان ہو۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	بے ہوش مریض کی عیادت کیسے کی جائے؟	6
ناپاک فرش بغیر دھوئے کیسے پاک ہوگا؟	1	بعدِ اِنتِقال ساس کی اَمانت کسے دی جائے؟	6
پلنگ کے پاک حصّے پر تسبیح رکھنے کا حکم	1	کٹا ہوا ہاتھ یا پاؤں کہاں دفن کیا جائے؟	7
بَہو کے دروازے پر کچرا رکھنے والی ساس	2	طُوفانِ نوح میں زندہ رہنے والی بُڑھیا	8
ساس کی غیبت کرنے والی بَہو	2	سیرتِ اعلیٰ حضرت معلوم کرنے کے لئے کونسی کتاب پڑھی جائے؟	8
جماعت کے دوران خالی جگہ بھرنے کے لئے ساتھ ملنا	3		
جُمعہ کی نماز سے پہلے کھانا کھانا کیسا؟	4	کھانے اور کھلانے کا نظم وضبط سیکھنا ہو تو۔۔۔	9
مخصوص ایّام میں نماز کا سُوال ہو تو کیا کہا جائے؟	4	حُروفِ مُقَطَّعات والی جیولری پہننا کیسا؟	10
کئی سجدۂ تِلاوت ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ	4	مُرید گناہ کرے تو پیر صاحِب ناراض ہوجاتے ہیں؟	11
پان گٹکا کھاتے ہوئے سلام کرنا کیسا؟	5	میاں بیوی کی لڑائی ختم کرنے کا طریقہ	11
بچّے کو تسبیح پڑھانا کیسا؟	5	”فیضانِ نماز“ کا تعارُف	13

ماخذ ومراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث بیروت
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الصنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
إحياء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

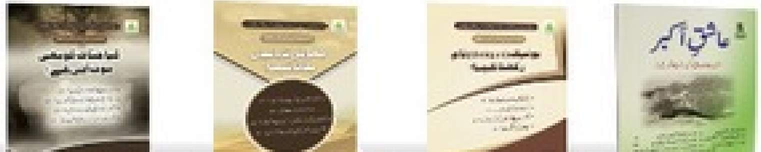

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net